قرآن مجید سائنسی معجزہ ہے

مؤلف

الحاج قاری محمد ارشاد علی

مولوی عالم (نظامیہ) بی۔ کام

تفصیلات طباعت

نام کتاب	قرآن مجید سائنسی معجزہ ہے
مؤلف	الحاج قاری محمد ارشاد علی
صفحات	۱۴
اشاعت	اپریل ۲۰۰۸
قیمت	مُفت
اہتمام	صاحبزادہ محمد طاہر علی
ای میل	islahitohfa@gmail.com

تنبیہ

اس کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ یہ دستاویز ایک آن لائن کتاب ہے، اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ مفت فراہم کرنے کے لئے فارمیٹ اور ڈیزائن کیا گیا ہے۔اس کتاب کو اسی شکل میں بغیر کسی تبدیلی کے، اس کی تقسیم، طباعت، فوٹو کاپی اور الیکٹرونک ذرائع کے ذریعہ اس کی تقسیم اور اس کے مواد کو پھیلانے کی اجازت دیتا ہے۔اس شرط کے ساتھ کہ اس سے مالی طور پر نفع حاصل نہ کی جائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قرآن مجید سائنسی معجزہ ہے

جو سائنس کی انتہاء ہے وہ قرآن مجید کی ابتداء ہے۔

قرآن مجید ہر انسان کیلئے کتاب زندگی Life manaul ہے۔

صراطِ مستقیم کی روشن کتاب، حق و باطل کا معیار، تمام انبیا کی تصدیق کرنیوالا، اِنکی کی تعلیمات مکمل کرنے والا، وحدتِ الٰہی پر سب کو جمع کرنے والا، انسانی وحدت (Oneness) کی ضمانت، معاشرہ کے سُکھ اور چَین کا ساتھی، انسانی حقوق کا قانون، دنیا کو جنت بنانے والا اور آخرت میں جنت میں لے جانے والا، شک اور شبہ سے بالاتر، یہ وہ کتاب ہے جو انسانوں کیلئے ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور تمام علوم کا روڈ میپ (Road Map) ہے۔

مندرجہ ذیل میں کچھ بڑے بڑے سائنسی تحقیقی نتائج یا سائنسی حقائق کا ذکر کیا جا رہا ہے جنکی دریافت پر بیسویں صدی (Twentieth Century) کو فخر ہے۔ لیکن لوگ نہیں جانتے کہ ۱۴۰۰ سال قبل اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صاف طور پر ان حقائق کو کھول دیا تھا۔ یہ صرف منزل کی نشاندہی کیلئے ہے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ جب قاری قرآنی آیات میں غور کریگا تو اُسکے سامنے کائنات کے راز خود بخود کھلتے جائینگے۔

(۱)

Big Bang Theory

سائنس نے اَب دریافت کیا کہ کائنات ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اچانک Big Bang سے اِس کا آغاز ہوا۔ قرآن نے ۱۴۰۰ سال قبل بتلادیا کہ ہر تخلیق اللہ کے حکم "کُن" کا جواب ہے۔

﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ﴾ (یس: ۸۲)

(اُسکی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے)

But his command, when he Intend a thing is only that he says to it Be and it is

(۲)

Universe is expanding کائنات پھیل رہی ہے

سائنس داں ہبل نے ۱۹۲۴ء میں معلوم کیا کہ کائنات پھیل رہی ہے، اس بات کو قرآن نے صدیوں پہلے بتلادیا کہ، اللہ نے اِسکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور کائنات پھیل رہی ہے۔

﴿وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ﴾ (الذاریات: ۴۷)

اور آسمانوں کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے۔ (اور ہم نے آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور ہم کشادہ کرنے والے ہیں)

(۳) سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ جہاں ایک نہیں ہے بلکہ کئی جہاں ہیں
قرآن اِسبات کو پہلے ہی بتلادیا الحمد اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(۴) ہر جہاں اپنی بقاء کیلئے اُسی کا سوالی ہے۔
﴿يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾
(الرَّحْمَن : ٢٩) (آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں)

(۵) کائنات کا نظام مُستَعِد (ہر وقت حاضر) ہے اور اللہ فارغ نہیں ہے۔
﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ (الرّحمٰن: ۲۹) اللہ کبھی بھی فارغ نہیں ہے

All that are in the heavens and the earth entreat him,
Everyday he exercises universal power.

(۶) فطرت کے قوانین میں یکسانیت اور عمومیت عالمگیر ہے۔

آئن اسٹائن (Einstein) نے ۱۹۰۴ء میں یہ معلوم کیا کہ زماں اور مکان میں ہر جگہ اور ہر وقت ایک ہی قانون فطرت کام کرتا ہے۔ قرآن نے ہم کو ۱۴ سو سال قبل یہ بتلادیا کہ کائنات کے اصول تخلیق میں وحدت ہے اور اللہ کے اصول اٹل ہیں۔﴿لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ ﴾ (يونس : ٦٤) خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔

(۷) ۱۹۳۰ء میں Quantum Mechanics کی بنیاد اسبات پر پڑی کہ روشنی کے پھوٹان (Photons) چھلانگوں میں سفر کرتے ہیں۔ نئ چیزوں کا ظہور ارتقائی نہیں بلکہ فوراً وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ایک حالت سے دوسری حالت میں تغیر بھی اچانک ہوتا ہے یعنی ہر تخلیقی "امر" ارتقائی نہیں بلکہ "کُن" سے شروع ہوتا ہے۔

﴿وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ﴾ (القمر:۵۰)
اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔

And our commandment is but one commandment), as the twinkling of an eye

(۸) سائنس اب غیبی مادے کی تلاش میں ہے (Hidden matter) اور قرآن نے بہت ہی پہلے یہ بات بتلا دیا ہے۔
﴿وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (النحل :۷۷) اور آسمانوں اور زمین کا علم تو خدا ہی کو ہے اور خدا کے نزدیک قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا، بلکہ اس سے بھی جلد، کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹) ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے ایک قانون کے تحت چلا رہا ہے اور یہ سب مقررہ پروگرام کے مطابق ہے۔ اس بات کو قرآن نے صدیوں پہلے بتلا دیا۔
ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے مبنی بر حکمت اور ایک وقت مقرر تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ ﴿مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ (سورۃ الاحقاف : ۳)

(۱۰) سائنس کہتی ہے کہ سورج کا ایندھن کبھی ختم ہو جائیگا اور وہ سکڑ جائیگا قرآن نے ۱۴۰۰ سال قبل بتلا دیا۔
﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ ﴿وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ﴾ (التکویر:۱-۲) وہ دن آنیوالا ہے جب سورج لپیٹ لیا جاویگا اور دیگر ستارے بھی اپنی روشنی ختم کر دینگے۔

(۱۱) سائنس بتلاتی ہے کہ ابتداء تخلیق میں جب کائنات ایک خاص حد سے چھوٹی تھی تو اس میں توازن (Balance) نہیں تھا۔ توازن قائم کرنیکے لیے ایک خاص حجم (Critical dense) ضروری ہے۔ قرآن نے ۱۴ سو سال پہلے کائنات میں توازن اور اُسکے پھیلاؤ میں تعلق کو ظاہر کیا ہے۔ ﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ﴾ (رحمٰن : ۷) اور ہم نے آسمانوں کو رافعت بخشی اور توازن قائم کیا ہے۔

What is Critical Density?

Density needed for gravity to just halt its expansion after an infinite time. Observations have shown that ordinary matter accounts for 4.9 per cent of this density, while 26.8 per cent of it is due to dark matter, a form of matter not directly visible. The remaining 68.3 per cent is due to dark energy, a mysterious energy field causing the Universe's expansion to accelerate.

(۱۲) سائنس اَب قیامت کے امکانات کو ماننے لگی ہے۔ (Law of Entropy ضابط ناکارگی) جبکہ قرآن اپنی بہت سی آیات میں اس کے متعلق مناظر کی عکس بندی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ عنقریب ہے جیسے ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ---﴾ (القمر : ۱) ، ﴿الْقَارِعَةُ﴾ (القارعَةُ : ۱)

(۱۳) سائنس کے بیسویں صدی میں دریافت کیا کہ کہکشائیں اور کائناتی دنیائیں اپنے اپنے مدار پر گھوم رہی ہیں۔ لیکن قرآن نے بتلا دیا کہ آسمان کی تو فطرت ہی میں گھومنا ہے جیسے ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ﴾ ﴿وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ﴾ (الطارق : ۲-۱)، آسمان کی قسم جو مینہ (بارش) برساتا ہے اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے ۔ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ تمام آسمانی اجسام اپنے اپنے مدار پر گھوم رہے ہیں۔

(۱۴) سائنس کہتی ہے کہ ایک دن کائنات کی چکر رک جائیگی اور زمین سکڑ نے لگی گی پھر اندرونی دھماکہ ہو گا یعنی Big implation جس سے زمین پیدا ہو گی۔﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (الأنبياء : ۱۰۴) جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار(A scroll of letters) لپیٹ لیتے ہیں۔ جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ پیدا کردیں گے۔ (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے۔ ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔

(۱۵) کائنات کی رفعت، انتہاء اور اُسکی وسعت کو دیکھتے ہوئے مشہور سائنس داں نیوٹن نے کہا تھا کہ "میرا خیال اُس بچہ کی طرح ہے جو سمندر کے کنارے ریت کے گھروندے سے کھیل رہا ہو اور تحقیقات کیلئے گہرا سمندر میرے سامنے ہو۔"

Iam like a child who is still playing with the pebbles at the sea shore of Knowledge.

قرآن نے پہلے سے بتلا دیا کہ اگر سارے سمندر میرے رب کی باتوں کو لکھنے کیلئے سیاہی ہو جائیں تو سمندر ختم ہو جائینگے لیکن میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہو نگی۔

﴿قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا﴾ (الکھف: ١٠٩) کہہ دو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) لئے سیاہی ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور (سمندر) اس کی مدد کو لائیں۔

(١٦)

ہوائی کُرّہ --- مقناطیس کُرّہ اور اوزون (oZone) ہیں

بیسویں صدی میں سائنس کی زمینی فضاء کے متعلق یہ دریافت تھی کہ اسکے اوپر تہہ در تہہ ایک حفاظتی ڈھال (protective shield) ہے۔ جن سے اہم ترین ہوائی کُرّہ - مقناطیسی کُرّہ اور اوزون (oZone) ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو بیرونی دنیا سے آنیوالی خطرناک شعاعیں اور ذرّات بھون کر رکھ دیتے۔ یعنی بالائی بنفشی شعاعیں (Ultraviolet rays)۔ بالائے بنفشی (ultraviolet)روشنی ایک برقناطیسی اشعاع (electromagnetic radiation) یا شعاع ریزی ہے جو عام روشنی سے کم اور ایکس ریز (Xrays) سے زیادہ طولِ موج کی حامل ہوتی ہے۔

بالائی بنفشی شعاعیں کے اقسام:

- بالائی بنفشی شعاعیں (الف)
- بالائی بنفشی شعاقیں (ب)
- بالائی بنفشی شعاقیں (ج)

یہ سب شعاعیں صبح ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک اپنی پوری شدّت پر ہوتی ہیں ان کی شدّت اور توانائی اسقدار زیادہ ہوتی ہے کہ وہ ہمارے جسم میں گھس کر جلد کے خلیوں (CELLS) کا حلیہ بگاڑ سکتی ہیں اور اگر زیادہ دیر تک اس میں رہے تو انسان جلدی سرطان (Cancer Disease) میں مبتلا ہو جاتا ہے, یہی شعاعیں سفید جسم کو کالا یا سانولا بنا دیتی ہیں (دھوپ وٹامن ڈی کا ماخذ ہے)

قرآن نے صدیوں پہلے بتا دیا کہ ہم نے زمین پر ایک نظر نہ آنیوالی چھت رکھی ہے۔ ﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ..﴾ (البقرۃ: ۲۲) جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ (المرسلات: ۹) "اور جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔" ﴿وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ..﴾ اور آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔

(۱۷) اُنیسویں صدی میں سائنس نے پہاڑوں کے بارے میں معلوم کیا کہ یہ زمین میں گَڑے ہوئے ہیں۔ قرآن نے بہت پہلے بتلا دیا کہ پہاڑ زمین میں کیلوں کی طرح گَڑے ہوئے ہیں۔ ﴿وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا﴾ (النبأ: ۷) اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا؟)

(۱۸) کائنات کی تخلیق کے بعد سائنس دیکھتی ہے کہ ایک لمبے عرصے کیلئے یہ گیس کے پلازما پر (primordial gases) مشتمل تھی۔ اسبات کو قرآن نے

بتلا دیا کہ ﴿ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ﴾ (فصلت: ١١)- پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔

(۱۹) سائنس کی انتہائی کامیابیوں میں خلائی سفر کی استطاعت حاصل کرنا ہے۔ (Space Journey) قرآن نے پہلے ہی بتا دیا کہ ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ﴾ (الرحمن: ٣٣) - اے گروہِ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تم نکل سکتے ہی نہیں۔ (یعنی موجودہ دنیا امتحان کی دنیا ہے جب تک امتحان کی مدت ختم نہیں ہوتی ہر شخص سرکشی کرنیکے لیے آزاد ہے مگر کامل آزادی کے باوجود کوئی اس پر قادر نہیں ہے کہ وہ کائنات کے حدود سے باہر چلا جائے۔ یعنی انسان پوری طرح اللہ کی گرفت میں ہے)۔

(۲۰) سائنس نے یہ بتلا دیا کہ خلاء (Space) خالی نہیں ہے بلکہ یہ انتہائی خطرناک دُھواں اور شعلہ کی آگ سے بھرا پڑا ہے جس سے بچنا محال ہے۔ ﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ﴾ (الرحمن: ٣٥) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائیگا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیرون فضاء یعنی خلاء میں ہمارے سورج جیسے اربوں ستارے ہر آن لاانتہاء ریڈیشین (Emiting of heat & light Radiation)

کی Bombardment اور انتہائی گرم گیسوں کی لہرے Hot solar flares پھینکتے رہتے ہیں۔ جن سے بچ کر نکلنا بہت مشکل کام ہے۔

(۲۱) سائنس یہ بتلاتی ہے کہ شروع میں ساری کائنات ایک جگہ مرکب تھی قرآن نے اِسکو پہلے ہی بتلا دیا۔ ﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ﴾ (انبیاء: ۳۰) - کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے جدا کر دیا۔

(۲۲) بیالوجسٹ (Biologist) ماہر حیاتیات اس نتیجے پر پہنچے کہ ہر زندہ چیز کا آغاز پانی سے ہوا۔ قرآن نے پہلے بتا دیا کہ ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ﴾ (انبیاء: ۳۰) اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں۔ پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟

(۲۳) مشہور سائنس داں DERAC نے ۱۹۳۳ء میں دریافت کیا کہ کائنات میں مادہ مثبت اور منفی جوڑے ہیں۔ ﴿وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا﴾ - (النبأ: ۸) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یس: ۳٦)- وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے۔

(۲۴) آئن اسٹائن (Albert Einstein) نے Relativity of Time کا نظریہ پیش کیا تھا، قرآن نے بتلایا کہ وقت کا انحصار شاہد پر منحصر ہے۔ ﴿يَوْمَ يُنفَخُ

فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا﴿﴾يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا﴿﴾نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا﴿﴾ (طہٰ: ۱۰۲-۱۰٤) جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گنہگاروں کو اکھٹا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی، (تو) وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو، جو باتیں یہ کریں گے ہم خوب جانتے ہیں۔ اس وقت ان میں سب سے اچھی راہ والا (یعنی عاقل وہوشمند) کہے گا کہ (نہیں بلکہ) صرف ایک ہی روز ٹھہرے ہو۔

(۲۵) حرارت کا دوسرا قانون 2nd law of thermodynamics سائنس کا بنیادی قانون ہے کہ وقت کے ساتھ ہر نظام Order سے Disorder میں خود بخود بدلتا ہے۔ قرآن نے پہلے ہی بتا دیا کہ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ ﴿وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (الرحمٰن: ۲٦-۲۷) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔ اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔

(۲٦) سمندر میں میٹھے اور کھارے پانی کے دریاء، ٹھنڈے گرم پانی کی نہریں ساتھ ساتھ بہتی ہیں۔ اسکے بارے میں قرآن نے بتلا دیا کہ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ﴾ ﴿بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ﴾ (الرحمٰن: ۱۹-۲۰) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔

(۲۷) سائنس کہتی ہے کہ ماحول کو خراب ہونے سے بچاؤ۔ اس بارے میں قرآن نے بتلا دیا کہ ﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الأعراف: ٥٦)

اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف وجملہ معاونین و اہل وعیال کو اجر کثیر سے نوازے اور اس کتاب کو ان کی میزان میں حسنات کا ذخیرہ بنادے اور اس کا نفع عام فرمادے۔

مؤلف

الحاج قاری محمد ارشاد علی

مولوی عالم (نظامیہ) بی۔کام (عثمانیہ)

ڈی۔ یف۔ ی۔ ناگپور کالج

" مولف کتاب "اصلاحی تحفہ" خادم تدریس القرآن باہتمام

باہتمام

صاحبزادہ محمد طاہر علی

مزید موضوعات

https://archive.org/details/@islahi_tohfa